سوال

میں نے ایک لڑکی سے اس لیے شادی کی کہ وہ کنواری ہے اور جب رخصتی ہوئی تو میں نے اسے کنوارا نہ پایا، چنانچہ اسے طلاق دے دی، اور جو مہر ادا کیا تھا وہ واپس لے لیا، یہ علم میں رہے اس نے اس رات اقرار کیا تھا کہ اس کے والدین کو اس کا علم تھا، اور وہ اس کو مجھ سے چھپانا چاہتے تھے ہو سکتا ہے وہ اس پر متنبہ نہ ہو اور اس نے یہ بھی اقرار کیا کہ اس کے ساتھ یہ قبیح فعل کرنے والا اس کا خالو تھا، اور وہی شخص ہماری شادی کرانے میں واسطہ تھا، کیا اس سلسلہ میں مجھ کچھ لازم آتا ہے ؟

جواب

الحمد للہ

اول :

بلاشک وشبہ زنا سب سے بڑا فحش کام ہے جس کی شریعت اسلامیہ نے حرمت بیان کی ہے، اور شریعت اسلامیہ نے بہت سارے احکام مشروع کیے ہیں تا کہ اس فحش کام کے درمیان آڑ بنیں

لہذا شریعت اسلامیہ نے اجنبی عورتوں کو دیکھنا، اور انہیں چھونا، اور ان کے ساتھ خلوت کرنا حرام قرار دیا ہے، اور اسی طرح بغیر محرم اکیلی عورت کا سفر کرنا بھی حرام کیا ہے، اس کے علاوہ بہت سارے اعمال جو شیطان کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں کہ وہ یہ اعمال مسلمانوں کے لیے مزین کر کے پیش کرے

پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے فحش کام کرنے والے کے لیے شدید اور سخت ترین سزا مقرر کرتے ہوئے غیر شادی شدہ زانی کے لیے سو کوڑے، اور شادی شدہ زانی کے لیے موت تک رجم کی سزا مقرر کی

اس بیوی اور اس کے خالو نے کبیرہ گناہ اور فحش کام زنا جیسے جرم کا ارتکاب کیا اور وہ اس کے گناہ اور وعید کے مستحق ٹھرے ہیں جو زانیوں کے بارہ میں وارد ہے، اس لیے انہیں اپنے کیے پر نادم ہو کر توبہ واستغفار کرنا ہوگی

دوم :

رہا مسئلہ بیوی اور اس کے گھر والوں کا اس کی بکارت زائل ہونے کے مسئلہ کو چھپانا : تو یہ شریعت کے مخالف نہیں کیونکہ اللہ عزوجل ستر پوشی کو پسند کرتا ہے، اور ایسا کرنے پر اجر وثواب بھی عطا کرتا ہے، اور بیوی کے لیے لازم نہیں کہ وہ اپنی بکارت زائل ہونے کے بارہ میں خاوند کو بتائے، اگر وہ بکارت چھلانگ لگانے سے یا پھر شدید حیض کی بنا پر یا زنا جس سے وہ توبہ کر چکی ہو کی بنا پر بکارت زائل ہو چکی ہو

ذیل میں شیخ ابن باز رحمہ اللہ اور مستقل فتاوی کمیٹی کے علماء کے کچھ فتاوی جات پیش کیے جاتے ہیں :

1 مستقل فتاوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

ایک مسلمان عورت کی بچپن میں ایک حادثہ کی بنا پر بکارت زائل ہو گئی، اس کا عقد نکاح ہو چکا ہے، لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی، اور ایک دوسری عورت بھی اس جیسی صورت حال سے ہی دوچار ہے؛ اب اس کے لیے دیندار آدمیوں کے رشتے آ رہے ہیں، اور یہ دونوں عورتیں اپنے معاملہ میں پریشان ہیں، ان میں کون افضل ہوگی، وہ شادی شدہ عورت جو اپنے خاوند

کو رخصتی سے قبل اپنی بکارت زائل ہونے کے متعلق بتا دے یا کہ وہ عورت جو اسے چھپا کر رکھے ؟

اور جس کی ابھی شادی نہیں ہوئی کیا وہ اپنے متعلق غلط گمان اور بری خبر پھیلنے کے ڈر سے اس کو چھپا کر رکھے ، حالانکہ یہ تو بچپن میں زائل ہوئی تھی ، اور اس وقت وہ مکلف بھی نہ تھی ، یا کہ یہ چیز دھوکہ اور فراڈ شمار کی جائیگی ، یا پھر وہ اپنے لیے رشتہ آنے والے کو بتا دے یا نہ تاکہ عقد نکاح ہو جائے ؟

کمیٹی کے علما کا جواب تھا :

" شرعی طور پر اسے چھپانے میں کوئی مانع نہیں ، پھر اگر دخول اور رخصتی کے بعد خاوند دریافت کرتا ہے تو وہ اسے حقیقت حال کے بارہ میں بتا دے "

الشیخ عبد العزیز بن باز

الشیخ عبد الرزاق عفیفی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5/19).

2 شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اگر عورت دعوی کرے کہ اس کی بکارت فحش کام کے علاوہ میں زائل ہوئی ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ، یا پھر فحاشی میں زائل ہوئی لیکن اس کے ساتھ زبردستی اور جبرا یہ کام کیا گیا تو بھی اسے کوئی نقصان نہیں دیگا ، جبکہ اس حادثہ کے بعد اسے ایک حیض آیا ہو ، یا وہ بیان کرے کہ اس نے توبہ کر لی ہے اور وہ نادم ہے ، اور اس نے یہ کام بے وقوفی اور جہالت میں کیا تھا اور پھر اس سے توبہ بھی کر لی اور وہ اس پر نادم بھی ہے تو اس کو کوئی نقصان نہیں دیگا ، اور اسے نشر نہیں کرنا چاہیے ، بلکہ اس کی ستر پوشی کی جائے ، چنانچہ اگر اس کا ظن غالب ہو کہ وہ سچی ہے اور استقامت اختیار کر چکی ہے تو وہ اسے اپنے پاس باقی رکھے ، وگرنہ اسی طرح ستر پوشی کی حالت میں ہی اسے طلاق دے دے ، اور کوئی ایسی چیز ظاہر نہ کرے جو فتنہ و فساد اور شر پھلانے کا باعث ہو

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن باز (20/286-287).

سوم :

جب خاوند شرط رکھے کہ بیوی کنواری ہو لیکن اس کے خلاف واضح ہو جائے تو خاوند کو عقد نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہے ، اگر تو دخول اور رخصتی سے قبل ہو تو پھر اسے کوئی مہر نہیں ملے گا ، لیکن اگر دخول کے بعد واضح ہو اور بیوی نے دھوکہ دیا ہو تو وہ خاوند کو مہر واپس کریگی ، اور اگر اس کے ولی یا کسی اور نے خاوند کو دھوکہ دیا ہو تو وہ خاوند کو مہر واپس کریگا

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اگر خاوند اور بیوی میں سے کوئی ایک بھی دوسرے میں کوئی مقصود صفت کی شرط رکھے مثلا مال اور خوبصورت ، اور کنوارہ پن وغیرہ تو یہ صحیح ہے ، امام احمد کی صحیح روایت اور امام شافعی کے ہاں صحیح وجہ ، اور امام مالک کے ظاہر مسلک کے مطابق شرط رکھنے والے کو یہ شرط مفقود ہونے کی صورت میں فسخ کا حق حاصل ہے

اور دوسری روایت یہ ہے کہ صرف حریت اور دین کی شرط میں ہی اسے فسخ کا حق حاصل ہوگا اس کے علاوہ نہیں "

دیکھیں : مجموع الفتاوی (29/175).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب سلامتی یا خوبصورتی وجمال کی شرط رکھی اور بیوی بد صورت نکلی، یا بیوی کے کم عمر نوجوان ہونے کی شرط رکھی تو وہ زیادہ عمر کی بوڑھی نکلی، یا سفید رنگت کی شرط رکھی لیکن وہ سیاہ رنگ کی نکلی، یا کنواری کی شرط رکھی تو وہ کنواری نہ نکلی تو اسے نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہے

اگر دخول سے قبل ہو تو بیوی کو کوئی مہر نہیں ملے گا اور اگر دخول کے بعد ہو تو اسے مہر ملے گا، اور یہ اس کے ولی کے ذمہ اس صورت میں جرمانہ ہوگا جب اس نے دھوکہ دیا ہو اور اگر عورت نے خود دھوکہ دیا ہو تو اس کا مہر ساقط ہو جائیگا، یا اگر اس نے قبضہ میں لے لیا ہو تو وہ اس کو واپس مل جائیگا، امام احمد کی ایک روایت میں یہی بیان ہوا ہے، اور یہ دونوں میں زیادہ قیاس اور اصول کے اعتبار سے زیادہ اولی ہے جبکہ شرط خاوند نے رکھی ہو"

دیکھیں : زاد المعاد (5/184-185).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

جب کسی عورت کی بکارت شرعی یا غیر شرعی وطئ سے زائل ہوگئی ہو تو دونوں حالتوں میں جب اس عورت سے عقد نکاح کرے تو شرعی حکم کیا ہوگا :

پہلی حالت :

جب کنواری اور بکارت کی شرط رکھی گئی ہو ؟

دوسری حالت :

جب کنواری کی شرط نہ رکھی ہو تو کیا اسے فسخ نکاح کا حق حاصل ہے یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"فقہاء کے ہاں معروف ہے کہ جب انسان کسی عورت سے کنواری ہونے کی بنا پر شادی کرے اور کنواری ہونے کی شرط نہ رکھی ہو تو اسے اختیار نہیں ہوگا؛ اس لیے کہ بعض اوقات تو بکارت تو عورت کا اپنے نفس سے کھیلنے میں ہی ضائع ہو جاتی ہے، یا پھر تیز چھلانگ لگانے سے پردہ بکارت پھٹ جاتا ہے، یا پھر اس سے جبراً زنا کیا گیا ہو، جب یہ احتمال وارد ہے اور انسان اسے کنوارہ نہ پائے تو مرد کو فسخ نکاح کا حق حاصل نہیں ہے

لیکن اگر اس نے کنوارہ ہونے کی شرط رکھی اور اسے کنوارہ نہ پایا تو پھر اسے اختیار حاصل ہے

دیکھیں : لقاءات الباب المفتوح (67) سوال نمبر (13).

اس بنا پر اگر تو آپ نے ان کے لیے شرط رکھی تھی کہ بیوی کنواری ہو، تو پھر آپ کے لیے مہر واپس لینے کا حق حاصل ہے

لیکن اگر آپ نے یہ شرط نہیں رکھی تھی تو اگر آپ اس کے ساتھ خوشی کے ساتھ نہیں رہ سکتے تو آپ اسے طلاق دے سکتے ہیں، لیکن آپ کو مہر واپس لینے کا کوئی حق نہیں

اگرچہ ہم آپ کے لیے یہی اختیار کرتے ہیں کہ اگر اس نے سچی توبہ کر لی ہے اور صحیح راہ اختیار کر چکی ہے تو آپ اسے طلاق مت دیں اور اس کے ساتھ ہی زندگی بسر کریں اور اس کے عیوب کی ستر پوشی کریں

واللہ اعلم.